مدیر کے نام

عبدالرشید عراقی ،سوہدرہ

'برما کے مظلوم مسلمان' (اگست ۲۰۱۲ء) پڑھ کر دلی صدمہ ہوا اور مظالم کی تفصیل جان کر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ میانمار میں مسجدوں کو نذرِ آتش کرنا، کتب خانوں کو جلانا، اور خاص کر قرآن پاک کا جلانا اور عورتوں کی بے حُرمتی کرنا برمی حکومت اور بدھ مذہب کے پیروکاروں کی انتہائی ناپاک جسارت ہے۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کرنا غیرمسلم حکومتوں کا ایک شرم ناک فعل ہے۔ مغربی میڈیا کا خاموش رہنا فطری امر ہے، تاہم اسلامی میڈیا نے بھی اس سلسلے میں بھرپور آواز نہیں اُٹھائی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلم ممالک کامل یک جہتی سے بھرپور انداز میں اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ مغربی میڈیا امن کا زیادہ پرستار بنتا ہے، اس کو کھوکھلے نعرے نہیں لگانے چاہییں بلکہ عملی قدم اُٹھانا چاہیے۔

بیگم طاہرہ عقیل ،اسلام آباد

'مصر: اخوان ایوانِ صدارت میں' (جولائی ۲۰۱۲ء) جہاں اخوان کی سیاسی پیش رفت، بیرونی چیلنج اور کامیابیوں کا احاطہ کرتا ہے، وہاں پالیسی امور پر اندرونی کش مکش اور غلطیوں سے صرفِ نظر بھی کرتا ہے۔ ترجمان جیسے مؤقر جریدے میں ایسے مضمون کا مقصد اخوان کی حکمت عملی اور کامیابیوں کو اُجاگر اور غلطیوں کی نشان دہی کرنا ہونا چاہیے، جس سے ہمارے اپنے ملک کی اسلامی تحریک اور دینی قوتوں کو رہنمائی مل سکے۔

اخوان نے اپنے صدارتی اُمیدوار نہ لانے اور کسی مناسب اُمیدوار کی حمایت کرنے کا فیصلہ جن حالات میں اور جن وجوہ کی بنا پر بھی کیا، ڈاکٹر عبدالمنعم ابوالفتوح کے صدارتی امیدوار ہونے کے اعلان سے سارا منظرنامہ ہی بدل گیا۔ ڈاکٹر ابوالفتوح اخوان کے مقبول اور محترم مرکزی رہنما رہے تھے اور انھوں نے کئی عشروں تک عالمی پالیسی اداروں میں اخوان کا نقطۂ نظر پیش کیا تھا۔ اخوان کو ان سے بہتر اُمیدوار نہیں مل سکتا تھا، لیکن ڈاکٹر محمد مرسی کو صدارتی اُمیدوار نامزد کیا گیا۔ کہا جاسکتا ہے کہ ابوالفتوح اُمیدوار ہوتے تو اخوان انتخابات بھاری اکثریت سے جیت جاتے اور دوسرے راؤنڈ کی نوبت ہی نہ آتی (کیونکہ ابوالفتوح کو اخوان کے علاوہ سلفی جماعت النور، لبرل عناصر اور نوجوانوں سب ہی کی حمایت حاصل تھی)۔ اب صورت حال یہ رہی کہ ڈاکٹر مرسی پہلے راؤنڈ میں اوّل تو آئے مگر صرف ایک فی صد ووٹ کے فرق سے۔ دوسرے راؤنڈ کا نتیجہ بھی منقسم انتخابی نتیجہ (split mandate) تھا جس کی وجہ سے عسکری و سیاسی بزرجمہروں کو اپنے مقاصد کے لیے کھل کھیلنے، اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنے اور اخوان سے سودے بازی کی ہمت ہوئی۔